سوال

(45) مکمل قرآن کی تلاوت کتنے دنوں میں کی جائے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن مجید کی تلاوت مکمل کرنے کے لیے کم از کم کتنا وقت صرف کرنا چاہیئے؟ کیا ایک رات یا ایک دن میں قرآن کریم کی تلاوت ختم کی جا سکتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایک دن یا ایک رات میں سارا قرآن نہیں پڑھنا چاہیئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک صحابی (عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ) سے فرمایا:

''ہر مہینے میں (پورا) قرآن پڑھو۔ انہوں نے کہا: اللہ کے نبی! میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔

آپ نے فرمایا: بیس دن میں قرآن (ایک بار) پڑھ لو۔ انہوں نے کہا: اللہ کے نبی! میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا:

دس دنوں میں پڑھ لو۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا:

(فاقراہ فی سبع ولا تزد علی ذلک فان لزوجک علیک حقا و لزورک علیک حقا و لجسدک علیک حقا) (مسلم، الصیام، النھی عن صوم الدھر، ح: 1159)

''سات روز میں پڑھو، اس سے زیادہ نہ کرو۔ اس لیے کہ تم پر تمہاری بیوی کا حق بھی ہے، تم پر تمہارے ملاقاتیوں کا بھی حق ہے اور تم پر تمہارے جسم کا بھی حق ہے۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف اشخاص کے احوال کے پیش نظر فرامین جاری کیے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو سات دن، کسی کو پانچ دن اور کسی کو تین دن سے کم وقت میں قرآن پڑھنے کی اجازت دی، مگر کسی بھی صورت میں تین دن سے کم وقت میں قرآن کی تلاوت مکمل نہیں کرنی چاہیئے۔ ایک دن یا رات میں مکمل قرآن کی تلاوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت نہیں۔ چنانچہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: میں نہیں جانتی کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح تک کبھی پورا قرآن پڑھا ہو۔

(نسائی، قیام اللیل، الاختلاف علی عائشة فی احیاء اللیل، ح: 1642، ابن ماجہ، اقامة الصلوات والسنة فیھا، فی کم یستحب یختم القران، ح: 1348)

تین دن سے کم وقت میں مکمل قرآن کی تلاوت سے قرآن میں تدبر اور تفکر ممکن نہیں۔ چنانچہ سنن ابوداؤد میں ہے، عبداللہ بن عمرو نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں کتنے دنوں

میں قرآن پڑھوں؟ آپ نے فرمایا:

(فی شہر) ''ایک مہینے میں۔'' انہوں نے کہا: میں اس سے زیادہ (روزے رکھنے کی) طاقت رکھتا ہوں۔ ابو موسیٰ (ابن مثنیٰ) نے یہ جملہ بار بار دہرایا، یعنی انہوں نے اس مدت میں کمی چاہی، حتیٰ کہ آپ نے فرمایا: (اقراہ فی سبع) ''سات دنوں میں پڑھ لو۔'' انہوں نے کہا: میں اس سے زیادہ قوت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: (لایفقہ من قراہ فی اقل من ثلاث) ''جس نے تین دن سے کم میں قرآن پڑھا اس نے اسے سمجھا ہی نہیں۔''

(قراءۃ القرآن وتحزیبہ وترتیلہ، فی کم یقرا القرآن، ح: 1390، ترمذي، القراءات، ماجاء ان القرآن انزل علی سبعۃ احرف، ح: 2949، ابن ماجہ، اقامۃ الصلوات والسنۃ فیھا، فی کم یستحب یختم القرآن، ح: 1347)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

قرآن اور تفسیر القرآن، صفحہ: 141

محدث فتویٰ